یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

لله الحمد

اہلحدیث

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

امرتسر ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عہ

والیان ریاست سے ۔ ستعہ

روؤسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ ڈالکر منگا لیں

مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی نسبت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و زر بنام مینیجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں:۔

جس طرح مقلدین عاملین بالفقہ حدیث سے جلتے ہیں اسی طرح مقلدین رواۃ یعنے عاملین بالحدیث حدیث کے مقابلہ قرآن سے جلتے ہیں آپ انصاف فرماویں۔ کہ دونوں میں بدتر کون فریق ہے یعنی قرآن کا چھوٹا منکر کون اور بڑا منکر کون ہے حدیث جسکو مثل قرآن بلکہ باعتبار عمل کے جسکا درجہ قرآن سے بھی بڑھکر ہے (کیونکہ درجہ اُسی کلام کا افضل ہوتا ہے جسکو معمول بنایا جاوے۔) ہم ذیل میں اُس کی حقیقت اپنے

ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو صحاح ستہ میں نہایت صحیح اور مستند ہیں۔ جنکے راوی ثقہ اور معتمد علیہ ہیں۔

اوّل - لوکان موسیٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میرے ہی اتباع پر مجبور ہوتے۔ حاشا للہ کہ یہ لغو کلام وما ینطق عن الہوی کا ہو۔ جس سے ایک مستقل اور اولوالعزم نبی کی اہانت نکلتی ہو۔ جیسے شب دیجور سے ظلمت۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ موسے بھی میرے امتی ہوجاتے جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے حالانکہ جو امتی ہو۔ وہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید تو ہمکو یہہ تعلیم دیتا ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور اسی بناء پر آنحضرت صلعم نے ایک زرہ فروش یہودی کے معاملہ میں فرمایا کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنے انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔ مگر افسوس ہے کہ راویاں حدیث نے موسیٰ پر آنحضرت کو ترجیح ہی نہیں دی بلکہ اُن کی نبوت ہی اڑا دی اور اُن کی شریعت اور اُن کی کتاب بھی منسوخ کر دی۔ جس کی تصدیق قرآن مجید کرتا ہے مصدقًا لما بین یدیہ من التوراۃ الآیہ اور ظاہر ہے کہ جس کتاب کی قرآن مجید کی تصدیق کرے وہ کیونکر منسوخ ہوسکتی ہے۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ لہو الحدیث ہے یعنے ایک لغو اور عبث کلام ہے۔ جو باعتبار واقعہ کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ ؐ کے زمانے میں موسیٰؑ زندہ تھے نہ اونہوں نے آپکا اتباع کیا۔ پس اس لغو کلام نے کیا نتیجہ دیا۔

اِس مضمون میں آپنے قرآن دانی کا ثبوت پورا دیا۔ اب کوئی بھی شبہ ہے۔ کہ اِس حدیث کے بموجب حضرت موسے علیہ السلام کا امتی ہونا لازم آئیگا حالانکہ اگر آپ غور کرتے۔ تو یہ مضمون آپکو قرآن شریف ہی سے ملسکتا تہا غور سے سنو!

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) خدا نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ میں نے جو تمکو کتاب اور تہذیب اخلاق دی ہے۔ اس کے بعد کوئی رسول تم پاس آوے۔ جو تمہاری تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو اوسپر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا۔ یہ ہدایت کہکے فرمایا۔ اسپر تمنے اقرار کیا اور میرا وعدہ لیا یا نہیں؟ وہ بولے کہ ہمنے اقرار کیا۔ پھر کہا۔ کہ پس تم گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھہ گواہ ہوں یاد رکھو۔ کہ جو کوئی اس وعدے سے روگرداں ہونگے وہی بدراہ ہوں گے۔

کہئے! اس آیت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ایک حضرت موسے کیا تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ ہوتے۔ تو اس آیت کی ہدایت کے مطابق سب کے سب آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ کی امداد کرتے۔ اگر اوسوقت تم جیسے اہل قرآن غیض میں آتے اور کچھ عذر کرتے تو یہی سنتے کہ ؎

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

ہاں آپ کی قرآن دانی کا ثبوت ہو رہا ہے کہ آپ اپنے زعم میں اس حدیث کو آیت قرآنی لا نفرق والی سے مخالف جانتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ امتی کبھی نبی نہیں ہوسکتا کیا مولانا! حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے امتی نہ تھے یا ان سے بعد کل خاندان بنی اسرائیل حضرت موسے علیہ السلام کے تابع نہ تھے۔ اگر انکار ہو۔ تو سنو!

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىۃَ فِیْھَا ھُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا (پ ۶ - ع ۷) (ترجمہ) ہمنے توریت اتاری تھی۔ جس میں ہدایت اور نور تہا۔ جس =

ahmadimuslim.de

فرمانبردار انبیاء رحکم کرتے رہے ہیں۔

پس اسی آیت اور حدیث کے مطابق لَا نُفَرِّقُ کے معنے سمجھئے کہ ہم یعنی مسلمان انبیاء علیہم السلام میں تفریق نہیں کرتے۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ جیسے یہود و النصاریٰ کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بعض کو فاضل اور بعض کو مفضول جاننا بھی منع ہے۔ جو بحکم نص قرآنی ثابت ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ایسا ہی لَا تُخَيِّرُوا فِي أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تعالیٰ حدیث کا حکم ہے۔ یعنے انبیاء کو ایسے طریق سے ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔ کہ کسی کی ان میں سے حقارت ہو جاوے۔ جسکی شریعت کی اجازت نہیں دی۔ پس کہئے حدیث مذکور لہو الحدیث ہے یا آپ کی تقریر فضول۔

مولوی صاحب! انما شفاء العی السوال جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کے جاننے والے سے سوال کرے۔ ہمیں بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ آپنے بدوں حدیث فہمی کے آریوں کی طرح بے سمجھی سے اعتراضات کر دئے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ اگر آپ نے حدیث سمجھی ہوتی۔ تو بھلا ایسے اعتراض کرتے جو آپ لکھتے ہیں۔ کہ باعتبار واقع کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ کے زمانے میں موسیٰ تھے نہ انہوں نے آپکا اتباع کیا۔ کیا اسی عربی دانی پر آپ اہل قرآن بنے ہیں۔ جنکو حرف لَوْ کی وضع سے بھی اطلاع نہیں۔ یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ مولانا لَوْ کا استعمال اسی لئے تو ہے۔ کہ اپنے مدخول کا عدم بتلاوے۔ غرض صرف تلازم کا اظہار ہوتا ہے۔ جو ہر حال میں حاصل ہے سنئے۔ آپ تو اہل قرآن ہیں۔ مگر آیات قرآنیہ ہمکو بتلانی پڑتی ہیں۔ غور سے سنئے! لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (یعنے آسمان و زمین میں اگر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے) یہاں تو کہئے کہ واقع کے خلاف ہونیکی وجہ سے یہ کلام جھوٹ ہے۔ کیونکہ دنیا میں اللہ کے سوا اور معبود تو کوئی ہی نہیں۔ پھر خدا کا یہ فرمانا۔ کہ دنیا میں اگر اور معبود ہوتے تو غلط ہے۔ اسی برتے پر آپ اپنا نام قرآنی رکھتے ہیں شاید آپ جیسوں ہی کے حق میں پنڈت لیکھرام نے کہا ہے ؎

قرآنی۔ کرانی۔ پُرانی تمام
خداوند بر یک زنبیا دغام

پھر آپ نے ایک اور حدیث پر اعتراض جمایا ہے جسکو دیکھکر بیساختہ ہنسی آتی ہے اور ان اہل قرآن کی سمجھ پر عقل ہنستی ہے کہ انکو ہوا کیا ہے؟ مگر آخر بات بھی ٹھیک ہے۔ کہ اگر ایسے ویسے اعتراضات نہ کریں تو تختہ کہاں سے لاویں۔ آریوں کیطرح کتاب کا سیاہ کرنا منظور ہے۔ اگر وہ ہی سوچ بچار کر اصلی مطلب سمجھکر اعتراض کرتے۔ تو کیوں پنڈت دیانند ۱۵۹۔ اور مہاشہ دہرمپال ۱۱۵ اعتراضات کرتے کسیطرح اتنی تعداد حاصل نہ ہوتی۔

بہر حال آپ لکھتے ہیں:۔

دوسری حدیث۔ کنت نبیاً و آدم منجدل بین الماء والطین یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نبی تھا۔ اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں گوندھے ہوئے تھے ہم پوچھتے ہیں کیا فی الواقع ایسا ہی تھا۔ ہر شخص اقرار کریگا کہ آنحضرت صلعم کیا معنے کوئی انسان حضرت آدم سے پہلے نہ تھا چہ جائیکہ کوئی نبی۔ اگر یہ کہو۔ کہ علم الٰہی میں آنحضرت نبی تھے۔ تو کوئی تعریف نہ نکلی۔ کیونکہ علم الٰہی میں تو ہر شے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی۔ پھر قرآن تو آپکو آخر النبیین (خاتم النبیین) بتاتا ہے اور اس حدیث نے آپکو اول النبیین بنا دیا۔ فرمائیے یہ حدیث سچی ہے یا قرآن مجید؟

مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تمام حدیثیں جنمیں خودستائی اور غلو اور تعلّی اور ایک معنے سے غرور اور تکبر مترشح ہے۔ وہ ہرگز صاحب وما ینطق عن الہوی کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کلام مجید میں تو آپ کی نسبت وما محمد الا رسول وارد ہوا ہے یعنے محمد صرف ایک قاصد ہے یہ حصر اور استشهاد کے طور پر ہے اور دوسری جگہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی اسکے سوا جو کچھ آپ کی نسبت زید و عمرو بیان کریں وہ

ahmadimuslim.de

آپ پر بہتان ہے پڑھو۔ الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فھدی ووجدک عائلا فاغنی۔ سبحان اللہ کیا صداقت اور سادگی ہے اور آپ کی حالت کا کیسا سچا بیان ہے برخلاف اسکے حدیثوں کے آپکو خدا بنا دیا۔ اور موجودہ زمانے کے راویوں مولودیوں نے آپ پر وہ وہ طوفان باندھے ہیں۔ کہ خدا ہی سمجھے (باقی آئندہ) (راقم ایک آنی)

اس اعتراض کے جواب میں ہم بھی اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

مطلب حدیث کا وہی ہے جو آپنے خود لکھا۔ کہ آنحضرت علم الٰہی میں اسوقت بھی نبی تھے جبوقت حضرت آدم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے (جس سے یہ جتلا دینا مقصود ہے کہ آنحضرت کی نبوت بھی امور واقعیہ سے ہے۔ کیونکہ علم باری تعالیٰ میں امور واقعیہ ہی ہوتے ہیں۔ نہ کہ غیر واقعی غور سے سنو! خداوند تعالیٰ اُن لوگوں کا رد کرتا ہے جو امور غیر واقعیہ کاذبہ کا علم خدا کی طرف نسبت کرتے تھے قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ (خدا کو ایسی باتیں بتلاتے ہو۔ جنکو نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں)

مقصود اس حدیث سے منکرین رسالت محمدیہ کا رد کرنا ہے۔ جو آپکی نبوت کو امور واقعیہ سے نہ جانتے تھے کہئے عقل بڑی یا بھینس؟ بس آپ کی تمام تک بندی ایک دم ملیامیٹ ہو گئی۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ علم الٰہی میں تو ہر شئے ہے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی۔

ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ موجود تھی بلکہ موجود ہے۔ مگر یہ تو کہئے اجتماع النقیضین یا شریک الباری تو علم الٰہی میں موجود نہیں۔ لیکن آپ اور آپکا رسالہ اشاعت القرآن تو علم الٰہی میں موجود ہے۔ پھر اس سے کیا یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہ ہو گا۔ کہ آپ اور آپکا رسالہ تو امور واقعیہ سے ہیں۔ مگر اجتماع نقیضین یا شریک الباری امور واقعیہ سے نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو علم الٰہی میں بھی موجود ہوتے۔

بیشک جس حدیث سے خودستائی اور شیخی اور تکبر معلوم ہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مگر جس حدیث سے بطور تعلیم امت اظہار مرتبہ ہو۔ تو اوسکو صحت میں کیا کلام ہے ورنہ آیت قرآنی بھی غلط ہو جائے گی سنو اور غور سے سنو! اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (اے رسول تو بڑی ہی خلق پر ہے) اور فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ (تو محض خدا کی رحمت سے نرم ہو رہا ہے) اور لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (خدا نے تیرے پہلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے ہیں) وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا (تجپر خدا کا فضل بہت بڑا ہے) علیٰ ہٰذا القیاس پس جسطرح ان آیات کا ذکر بطور اظہار مرتبہ نبوت اور تعلیم امت ہے نہ بطور فخر اور غرور اسی طرح احادیث میں کوئی واقع مجلیہ اگر آتا ہے تو اوس سے مراد بھی تعلیم امت اور اظہار مرتبہ ہوتی ہے نہ فخر ورِیا۔ چنانچہ آنحضرت نے اس امر کی تصریح کر دینے کو فرما بھی دیا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بطور فخر نہیں بلکہ بطور تعلیم امت اور اظہار واقعات کے ہے) جسکو آپ جیسے بدخواہان حدیثیہ نے ایک بہانہ بنالیا۔ جو محض اپنی سمجھ کا پھیر ہے+

اسلامی اخلاق

تہذیب اخلاق کی ضرورت اور خوبیاں عقلی دلائل سے

صاحب اخوان الصفا کے مختصر بیان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایسے تمام حکما جو بغیر دلائل کے کسی امر کو تسلیم نہیں کرتے تہذیب اخلاق کو سب سے زیادہ ضروری اور مقدم سمجھتے ہیں اور تصرف سعادت ابدی اور فلاح اخروی کیلئے اُسے ضروری جانتے ہیں۔ بلکہ اُن کے نزدیک کوئی انسان فی الحقیقت

ahmadimuslim.de

انسان ہی نہیں ہو سکتا - جبتک اُسکے اخلاق مہذب نہ ہوں کیونکہ انسانی نفس کا تکملہ تمام تر اسی پر مبنی ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکیم افلاطون کی وہ وصیتیں جو اُنہوں نے ارسطو کو کی تھیں - نذر ناظرین کروں اور وہ مکالمہ بھی جو ارسطو اور سکندر کے مابین ہوا - ان دونوں بیانات سے میرے قول کی پوری تائید ہو جائے گی -

حکیم افلاطون کہتا ہے کہ خدا کو پہچان اور اُسکے حق کو نگاہ رکھ - اور اپنی ہمت کو ہمیشہ علم سیکھنے اور سکھلانے میں مصروف رکھ - اور اہل علم کا کثرت علم سے امتحان نہ کر - بلکہ شر اور فساد سے مجتنب رہ - اور حق تعالیٰ سے ایسی چیز طلب کر - جسکے نفع میں کبھی زوال نہ آئے (یعنے باقیات صالحات) اور ہمیشہ بیدار رہ - کیونکہ شر اور برائی کے اسباب بہت ہیں - اور جو چیز کرنے کے قابل نہ ہو - اُسکی آرزو بھی نہ کر - اور اس امر کو اچھی طرح سے جان کہ انتقام آلٰہی بندہ سے بطور تادیب اور تہذیب کے ہے نہ غیظ و غضب کے طریق پر نہیں ہے - اچھی زندگی اور حیات طیبہ کے صرف تمنا رکھنے پر قناعت نہ کر - جبتک اچھی اور شائستہ موت نصیب نہ ہو - اور حیات گزشتہ نہ شمار کر - مگر ایسی حالت میں کہ وہ خیر اور نیکی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہو -

سونے اور آرام کرنے کا ارادہ نہ کر - جبتک اپنے نفس سے ان تین چیزوں کا محاسبہ نہ کر لے - اول یہ کہ اس روز تجھسے کوئی خطا ہوئی ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ اس روز تونے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں تیسرے یہ کہ کسی عمل کو اپنی تقصیر سے تو نے ضائع کیا ہے یا نہیں - تجھے ہمیشہ یاد کرنا چاہئے - کہ اس جہاں میں آنے سے پہلے کیا تہا اور مرنے کے بعد پھر کیا ہو جائے گا - کسی شخص کو اذیت دے - کیونکہ دنیا کی سب چیزیں ہمیشہ معرض تغیر اور زوال میں ہیں وہی شخص بدبخت ہوتا ہے جو کہ آخرت کی یاد سے غافل ہو - اور گناہ سے باز نہ رہے - ایسی چیز کو اپنا سرمایہ نہ بنا - جو

تیری ذات سے خارج ہو - کسی مستحق کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنے کیلئے اُس کے سوال کا انتظار نہ کر - ایسے شخص کا شمار حکیموں میں نہ کر - جو دنیا کی کسی لذت سے خوش ہو یا مصیبت سے فریاد اور جزع کرے - موت کو ہمیشہ یاد کر اور مردوں سے عبرت پکڑ - آدمیوں کی کم توقیری فضول کلامی سے ہوتی ہے اور ایسی چیزوں کے بیان کرنے سے جو بغیر پوچھے وہ بیان کرے - جو شخص کہ کسی کے لئے برائی چاہتا ہے اُس کا نفس پہلے ہی شر کو قبول کر چکتا ہے پہلے خوب سوچ - پھر زبان سے بات نکالو - اور جب زبان سے نکالو - تو عمل بھی کرو - سب کا دوست رہ - جلدی سے غصہ نہ کیا کر - تاکہ غضب کی عادت نہ پڑ جائے - محتاج کی حاجت روائی کو دوسرے روز پر نہ اوٹھا رکھ - کیونکہ معلوم نہیں - کہ کل کیا ہو - گرفتاروں کی اعانت کر - مگر نہ ایسوں کی جو بوجہ خوئی میں گرفتار ہوں - جبتک دو جھگڑنے والوں کی باتوں کو نہ سمجھ لے - اُن کے معاملے میں فیصلہ نہ کر - صرف قول کے اعتبار سے حکیم نہ ہو - بلکہ عمل اور قول دونوں کے اعتبار سے حکیم بن کیونکہ حکمت قولی اسی جہان میں رہجاتی ہے - اور حکمت عملی اُس عالم تک پہنچتی ہے اور وہاں پہنچکر باقی رہتی ہے - اگر نیکی کے حاصل کرنے میں کسی قسم کا رنج اوٹھائیگا تو رنج نہ باقی رہیگا اور نیکی قائم رہیگی اور اگر بدی سے کوئی لذت اوٹھائے گا - تو لذت مٹ جائے گی - مگر بدی باقی رہیگی - اُس دن کو یاد کر - جب تجھے آوازدیں اور تو سُننے اور کلام کرنے کے آلہ سے محروم ہونے کے سبب سے نہ سُن سکے - اور نہ کلام کر سکے - اور نہ یاد کر سکے اور یقین جان کہ تو ایسی جگہ جانے کیلئے طیار ہے کہ وہاں نہ دوست کو پہچانیگا اور نہ دشمن کو - لہٰذا اس جہان میں تو کسیکو نقصان سے موہوم نہ کر - اور ایسی جگہ تو جائے گا - کہ وہاں مالک اور غلام برابر ہوں گے لہٰذا یہاں غرور سے کام نہ لے - توشہ تیار رکھ تو کیا جانتا ہے کہ موت کب آوے گی اور خوب سمجھ لو - کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں حکمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے - اور

ahmadimuslim.de

حکیم وہی ہے جسکے خیالات اور بیانات اور اعمال سب ایکدوسرے سے موافق ہوں۔ اُن کے آپس میں کوئی خلاف نہ ہو۔ نیکی کا بدلہ کر۔ اور بدی کو معاف رکھ۔ اس عالم کی باتوں میں سے کسی بات میں ملال کو دخل نہ دے اور کسیوقت سستی نہ کر اور نیکیوں سے چشم پوشی کرنا جائز نہ رکھ اور کسی برائی کو وسیلہ اکتساب کا نہ بنا۔ اور جس کا ترک کرنا اولی ہے اُسے کسی ضرورت کی وجہ سے اختیار نہ کر۔ اور ایسے سرور سے ہمیشہ اعراض رکھ حکمت کو ہمیشہ دوست رکھ۔ اور حکمت کی باتیں سُن اور دُنیا کی خواہش کو دور کر۔ اور قابل تعریف آداب سے بے اعتنائی نہ کر۔ اور کوئی کام وقت سے پہلے شروع نہ کر۔ اور جب کسی کام میں مشغول ہو۔ تو فہم اور بصیرت سے کام لے۔ دولتمندی پر مغرور نہ کر۔ اور مصیبتوں کے نازل ہونے پر اپنے نفس کو شکستہ اور ذلیل نہ کر۔ دوست کے ساتھ اس طور سے معاملہ کر کہ حاکم کی ضرورت نہ پڑے اور دشمن کے ساتھ اس طرح سے مقابلہ کر۔ کہ اگر حاکم تک معاملہ پہنچے۔ تو کامیابی تجھی کو ہو۔ کسی شخص کے ساتھ مسخرہ پن نہ کر۔ اور سبھوں کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے پیش آ۔ اور کسی خاکسار کو حقیر نہ سمجھ جس امر میں تو اپنے کو معذور رکھتا ہے۔ اوسی امر میں اپنے بھائی کو ملامت نہ کر۔ برائی پر شادمانی نہ کر۔ اقبال پر اعتماد نہ رکھ اچھے کاموں سے پشیمان نہ ہو۔ کسی شخص کے ساتھ جھگڑا نہ کر۔ ہمیشہ انصاف کا خواہاں اور فائدہ رسانی کا پابند رہ [1] ۔

مکالمہ سکندر و ارسطو - ارسطو سکندر کا اوستاد اور وزیر تھا۔ ایک وقت سکندر نے یہ چند باتیں ارسطو سے پوچھیں۔ جو بطور سوال وجواب کے ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ اس تمام گفتگو میں سوال کرنیوالا سکندر اور جواب دینے والا ارسطو ہے۔

(س) خداوند جلیل سے کیا مانگنا چاہئے (ج) دونوں جہاں کی بہتری اور نکوئی (س) زندگی کیوں کر بسر کرنی چاہئے ؟ (ج) ایسے طور پر کہ لوگوں کے دل تجھسے راضی اور خوش رہیں (س) عمر کس شغل میں گذاری جاوے ؟ (ج) علم کے حاصل کرنے میں (س) سب سے دانشمند اور ہوشیار کون ہے ؟ (ج) جو شخص عاقبت کو دنیا پر فوقیت دے کر بمقابلہ دُنیا اُسے قبول کرلے (س) بلند ہمت کون ہے ؟ (ج) جو شخص زمانہ کی مخالفت سے رنجیدہ نہ ہو (س) کون ایسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو اپنے کھانے والے کو ہلاک کرتی ہے (ج) شہوت اور خواہش پرستی (س) کون ایسی آگ ہے جو اپنے ہی روشن کرنیوالے کو جلاتی ہے ؟ (ج) حسد (س) وہ کونسی بنا ہے جو کبھی خراب برباد نہیں ہوتی ؟ (ج) عدل وانصاف (س) وہ کونسی تلخی اور کڑواہٹ ہے جو آخر کار شیریں ہو جاتی ہے (ج) صبر (س) اور وہ کونسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو آخر کار تلخ اور کڑوی ہو جاتی ہے (ج) شباب وجوانی (س) وہ کونسا پیراہن اور لباس ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا (ج) نیکنامی (س) وہ کونسی بیماری ہے۔ جسکے علاج سے اطبا عاجز ہیں (ج) بیوقوفی اور نافہمی (س) آدمیوں کیلئے کون چیز زیبا اور نیک ہے (ج) راستی اور سچائی (س) راہ راست کس ذریعہ سے اور کس چیز سے پہچانی جاتی ہے (ج) علم کی روشنی سے (س) دنیا کے کیا ہو ہیں ؟ جو چیز آخرت میں کسی طرح کام نہ آوے (س) وہ روشن زندگی جو روشن ہو۔ کیونکر معلوم ہوتی ہے (ج) کم کھانے سے (س) حسد کسکے ساتھ کرنا چاہئے (ج) اپنے نفس کے ساتھ (س) اللہ کی رضامندی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے (س) سنجیدہ کسے کہتے ہیں (ج) جو شخص کم کہے اور زیادہ سُنے (س) نیک بختی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) تین چیز سے علم حاصل کرنے اور سبھوں سے بخندہ روئی پیش آنے اور سخاوت کی عادت پکڑنے سے (س) دل میں کس چیز سے روشنی آتی ہے (ج) موت کے یاد کرنے سے (س) دل میں تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے (ج) خست اور درم و دینار کی محبت سے

[1] نوٹ - از اخلاق جلالی و ناصری وغیرہما۔

ahmadimuslim.de

ہ زر پرستی میکند دل را سیاہ - آخرایں صفر البسو داسیکشد

(س) دنیا میں کس طرح سے رہنا چاہیئے (ج) مثل راہ چلنے والے مسافر کے - کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنے دنیا میں مثل مسافر راہ چلنے والے کے رہ - حدیث علوی

(س) منزل پر کس طرح سے پہنچنا چاہیئے (ج) سبکباری سے یعنے ہلکے پھلکے ہ

کورہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میدان + سبکرو چوں جوئے گل فرو بستمند محلہا

(باقی دارد)

بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدگی

تہذیب کے معنی ہیں طرز معاشرت - معاملات - عادات و اطوار کی درستگی - فروری کے عصر جدید میں مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی جو رائے چھپی ہے کہ مسلمانوں کی تباہی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ احکام قرآنی کو سمجھتے نہیں - اور اگر سمجھتے ہیں تو کم عمل کرتے ہیں - بہت صحیح ہے - اگر ہر فرد مسلمان قرآن کو سمجھکر پڑھتا - اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرتا - تو نہ صیغہ اصلاح تمدن کے قایم کرنے کی ضرورت پڑتی - نہ عصر جدید کے شائع کرنیکی بلکہ محمڈن کانفرنس ہی کا وجود نہ ہوتا - اور اس کے قایم کرنے میں جو دماغ سوزی - محنت اور مشقت سید احمد خاں اور ان کے ہمنشینوں کو کرنی پڑی - وہ مسلمانوں کے کسی اور بہبودی کے کام میں صرف ہوتی - اور تہذیب بھی ہمارے گھر کی لونڈی ہوتی - مگر چونکہ صورت واقعہ برعکس ہے یعنے اکثر مسلمان تعلیم قرآنی سے بے بہرہ ہیں - تو مہذب بننے کا بہترین طریقہ تو یہی ہے - کہ مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی نصیحت پر عمل کریں - ورنہ جس قوم اور جس ملک میں کوئی اچھی رسم دیکھیں یا قابل تقلید رواج پاویں - اس کو اختیار کریں بقولے الناس علی دین ملوکہم ہمنے بہت سی باتیں انگریزوں کی اختیار کر لی ہیں لیکن جن باتوں میں ہمنے ان کی ریس کی ہے - وہ اکثر نمود اور ظاہرداری کی باتیں ہیں جو باتیں حقیقت میں مفید تھیں - ہمنے ان باتوں میں ان کی پیروی نہیں کی مثلاً یہی انکی ایک رسم کتنی اچھی ہے - کہ شادی ہو جانے کے بعد اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہتے - جس روز ان کا عقد ہوتا ہے اسی روز انہیں جوتے مار کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے -

خود مختاری اور آزادی انسان کی فطرت اور طبیعت میں پڑی ہوئی ہے اس لئے لازمی امر ہے کہ بعد عاقل و بالغ ہو جانے کے اس کو ماں باپ سے علیحدہ کر دیا جاوے تاکہ آزادی اور خود مختاری کا وہ بزرگ مادہ جو قدرت نے اس کی فطرت میں ودیعت کیا ہے ترقی پاتا رہے - اور اپنی ذات پر آپ بھروسا کرنے اور اپنے بل پر آپ کھڑے ہونے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو - لڑکوں کے بارہ میں تو ماں باپ کو لازم ہے - کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ان کو اکتساب معاش پر مجبور کریں تاکہ جہانتک جلد ممکن ہو - خود سے علیحدہ کر دیں - ہاں لڑکیوں کو البتہ جیسا کہ موجودہ رواج ہے - ان کے بیاہ ہونے تک والدین کے سایۂ عاطفت ہی میں رہنے دیا جاوے -

انسان ماں کے پیٹ سے عقل لیکر نہیں پیدا ہوتا - اس کی عقل اکتسابی ہے - اس لئے ممکن ہے - کہ جو رواج اس نے اس زمانے میں اختیار کیا ہو - کہ جبوقت اس کی عقل مرتبہ کمال کو نہیں پہنچی تھی - وہ اس کے نقص عقل کی وجہ سے ایک بیہودہ رواج ہو - لیکن برعکس انسان کے دیگر حیوانات جس قدر عقل کا مادہ انہیں فطرت کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے وہ بطن مادر ہی سے لیکر پیدا ہوتے ہیں - اس لئے جو فعل حیوانوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے - وہ عین منشائے فطرت ہے - مثلاً جب کوئی جانور بیمار ہو جاتا ہے - تو غذا کم کھاتا ہے - اور جو چیزیں مضر ہیں ان سے آپ ہی آپ اجتناب کرنے لگتا ہے - یا بیا اپنا گھونسلا کمال صنعت کے ساتھ بناتا ہے وغیرہ وغیرہ پس بہت ساری باتوں میں ہم جانوروں

ahmadimuslim.de

کسی عادت کی تقلید کرتے وقت لازم ہوگا کہ ہم عقل انسانی کو کام میں لاکر عادات حیوانی کا موازنہ کریں اور دیکھیں۔ کونسی چیز قابل اختیار کرنے کے ہے اور کونسی چیز قابل ترک کرنے کے ہے۔ موضوع زیر بحث کے متعلق اگر ہم جانوروں کی طرف رجوع کریں۔ تو ہم دیکھینگے۔ کہ ہر ایک حیوان اپنے بچوں کی پرورش جب تک بچے اپنی حفاظت کرنے اور اپنی غذا آپ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے بڑی محنت و مشقت اور دلسوزی سے کرتا ہے مگر جہاں بچے اس قابل ہوئے۔ کہ وہ آپ اپنی حفاظت کرسکیں اور غذا بہم پہنچائیں اور ماں باپ نے انہیں مار مار کر علیحدہ کیا اب جانوروں کی اس خصلت کو ہم انسانی عقل کی ترازو میں تول کر دیکھیں۔ تو اس کی خوبیوں کا پلہ بھاری کرنے کے لئے ہمیں بہت سی دلیلیں ہاتھ آئیں گی۔ مگر اس کے خلاف بمشکل یہ ہی کوئی دلیل ہے۔

بیاہ ہونے کے بعد ماں باپ کے ساتھ رہنے میں لڑکا جو کچھ کما کر لاتا ہے بموجب بڑے ادب کے خیال سے سب کا سب والدین کے ہاتھ میں دیدیتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بیوی کو امور خانہ داری میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور عالم شباب میں انتظام داری کی جو امنگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ بالکل پائمال کر دی جاتی ہے اور وہ ایک غلامانہ زندگی بسر کرتی ہے۔ ساس کے تحکم اور بہو کی اس تحکم بیجا سے آزاد ہو جانے کی طبعی کوشش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ساس بہوؤں میں ہمیشہ جھگڑا اور فساد رہا رہتا ہے۔ اور گھر نمونہ دوزخ بن جاتا ہے۔

جہلا میں تو ساس بہوؤں کی لڑائی کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد میاں بیوی بہت جلد ماں باپ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مگر کب؟ جب بیٹا اپنی بیوی کی جانبداری میں ماں باپ سے گستاخانہ اور بے ادبانہ پیش آچکتا ہے اور ساس سسرے اپنی بہو کے دشمن بن چکتے ہیں۔

شرفاء البتہ بدنامی کے خیال سے ماں باپ کے ساتھ ان کی زندگی تلخ جانوں کرکے تباہ دیتے ہیں۔ مگر جس بدنامی اور فضیحت سے وہ ڈرتے ہیں۔ کیا وہ نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور بیشک ہوتی ہے ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

غرض جس پہلو سے دیکھا جاوے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ ہو جانا ہی افضل و اولیٰ اور عین مصلحت ہے۔

چونکہ میں انگریزوں میں اس رواج کے ہونے کی خوبی کو پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اس لئے مجھے خوف ہے کہ بعض حضرات اس نیک رسم کے مسلمانوں میں رواج دینے کی تحریک کو تشبہ بالنصاریٰ کی ذیل میں لاکر مسترد کردیں گے لیکن یہی تہذیب تو خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ ہی کا مفہوم ہے اور اگر پھر بھی دل نہ مانے تو یہ سمجھ کہ ہم انگریزوں کی تقلید نہیں کرتے بلکہ ترکوں کی تقلید کرتے ہیں۔ کیونکہ آجکل فی الحقیقت تہذیب و شائستگی کے میدان میں ترک مسلمانوں کے ہراول ہیں۔ بلکہ ترکوں کو بھی جانے دو۔ خود ہمارے اسلاف اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرز معاش پر نظر ڈالو تو اس نیک رسم کو ان میں ضرور مروج پاؤ گے۔

ہاں چند خاص صورتوں میں بحالت مجبوری ہمارے لئے ہندوستانی رواج کی پابندی ہم پر لازم آتی ہے ایک تو اس حالت میں کہ میاں بیچارے مفلوک ہوں یا کم استطاعت اور دوسری وہ حالت ہے کہ بیوی کم عمر ہو۔ یا امور خانہ داری سے نابلد۔

حالت اولیٰ میں تو کسی شخص کو کوئی حق ہی نہیں ہے۔ کہ خانہ آبادی کی آرزو کرے۔ امام غزالی نے کتاب احیاء علوم الدین کے باب نکاح میں اس حالت کے متعلق نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے۔

حالت ثانیہ کی تکلیف کا اندفاع تعلیم نسواں پر موقوف ہے لیکن الحمدللہ تعلیم نسواں کی ضرورت کو قوم نے علی العموم تسلیم کر لیا ہے۔ اس ضرورت کے رفع کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے اور ان تدبیروں پر عمل پیرا ہونے کی جد و جہد کر رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارے بعد کی نسل کو تو کم مگر اس نسل کے بعد آنے والی نسل کو ان پڑھ بیویوں کی شکایت

ahmadimuslim.de

مرقعہ بالکل باقی نہ رہیگا۔

والدین جب عمر رسیدہ ضعیف و ناتواں ہو جائیں اور کچھ اندوختہ بھی نہ رکھتے ہوں۔ تو تو شرعًا اور عرفًا اولاد کا فرض ہے۔ کہ ان کی دستگیری کرے۔ اور اپنے ساتھ رکھے۔ والدین کے بڑہاپے اور آخر عمر میں اولاد کو ان کی بدمزاجی اور چڑچڑے پن کو بھی برداشت کرنا پڑیگا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان اولاد ماں باپ کی اس تنگ مزاجی کی تحمل نہیں ہوتی۔ جو ان میں بوجہ ضعف پیری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم اپنی طفولیت کو بھول جاتے ہیں کہ دن بھر میں کس قدر ہم شرارتیں اور تنگ مزاجیاں کیا کرتے تھے۔ اور ماں باپ تھے کہ اپنا آرام حرام کرکے ہمیں بہلایا کرتے تھے۔

غرض ان چند ستثنیٰ حالتوں کے سوا جہاں تک بن پڑے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ رہنے کو رواج دینے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسکو بھی منجملہ ان اصلاحوں کے ایک اصلاح قرار دینی چاہیے جن کی قوم کو اس وقت ضرورت ہے۔

(از عصر جدید)

استفتاء

سوال نمبر ۱ - عشا کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے؟ راقم۔ سید عبدالکریم

سوال نمبر ۲ - امام قرأت جہر میں بعد سورۃ فاتحہ کے اور سورۃ پر بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہو۔ تو اس سے کوئی حرج لازم ہو یا نہیں؟

سوال نمبر ۳ - شوہر کو اپنی زوجہ متوفات کا منہہ دیکھنا اور جنازہ کہا اٹہانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

جواب نمبر ۱ - نماز عشا کا وقت مغرب کی طرف سرخی ہٹنے سے نصف شب تک ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔ وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق الی نصف اللیل الاوسط۔ (مسلم)

جواب نمبر ۲ - امام اگر بسم اللہ جہر سے پڑہتا ہے تو نماز میں کوئی حرج نہیں۔ علماء کا اختلاف ہے۔ بعض جہر کے بھی قائل ہیں ایسی باتوں میں جنہیں اماماں دین کا بھی اختلاف ہو۔ باہمی رنجش مناسب نہیں۔ ترجیح اور چیز ہے۔

جواب نمبر ۳ - شوہر اپنی بیوی کو غسل دے۔ جنازہ اوٹہاوے کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تہا۔ یہ جاہلوں کا مسئلہ ہے۔ کہ خاوند مردہ بیوی کو ہاتھ نہ لگاوے۔

سوال نمبر ۴ - جابر انصاری دعوت آنحضرت کردہ بود۔ یا نہ و عوام الناس میگفتند۔ دو پسر جابر صحابی مردہ شدند۔ آں دو را لبطور معجزہ آں سرور زندہ کردہ بودند۔ ایں واقع از حدیث صحیح ثابت است یا نہ؟

راقم۔ سید شاہ عباس اسٹیشن ماسٹر ... [illegible]

جواب نمبر ۴ - جابر رضی اللہ عنہ بوقت جنگ دعوت آنحضرت کردہ۔ چنانکہ در طعام برکت کثیر شدہ بود۔ لیکن قصہ زندہ کردن پسران او ثابت نیست۔ (والعلم عنداللہ)

سوال نمبر ۵ - عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب زید کے لڑکی کی شادی ہوتی ہے۔ تو برات عمر کے گھر جاتی ہے اور زید اپنے بیٹے کو ہاتھ میں کنگنا باندھتا ہے اور سر پر چیل اور پھولوں کا سہرا لٹکاتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگاتا ہے۔ اور زرد پوشاک پہناتا ہے۔ جب عمر کے گھر جاتا ہے تو پہلے باہر لڑکی والی برات کو روک رکھتے ہیں اور وقت مقررہ پر عمر اپنی برادری کو ہمراہ لے کر برات کے پاس آ پہنچتا ہے۔ اور ایک رسم جسکو ہندی میں رلنی کہتے ہیں۔ کرتا ہے۔ جب برات گھر جاتی ہے تو لڑکے کو اندر لیجا کر قبل از نکاح لڑکی کی دستہ کھلوائی جاتی ہے۔ اور تہال میں تیل لگا کر اس میں ایک برتن (چھتنا) الٹا رکھا جاتا ہے اور جوان جوان لڑکیاں اسکو دبائی رکھتی ہیں اسکو ہمارے ملک میں (ٹلکن) کہتے ہیں۔ پھر آٹے کے چھوٹے چھوٹے برتن بنا کر لڑکے کے آگے رکھتے ہیں اور ایک عورت ان برتنوں پر برتن کا ڈھکنا (چپنی) رکھے جاتی ہے اور لڑکا اتارتا چلا جاتا ہے۔ اسکو ہمارے ملک میں (کھنڈ کنے) کہتے ہیں۔ علی ہذا القیاس ایسی ایسی

ahmadimuslim.de

رسومات ہوتی ہیں۔ آیا ایسی رسومات کے کرنے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اور اسی حالت میں نکاح کیا جاتا ہے اگر یہ نکاح درست نہیں۔ تو دوبارہ نکاح کرنا چاہئے یا نہیں۔ اگر دوبارہ نہ کیا جائے بلکہ وہی ہے۔ اور لڑکی جوان ہو جائے۔ یعنے دلھن بالغ ہو جائے اور دین کی سمجھ ہو جاوے۔ اور شوہر اس کا ایسے سفر میں ہو۔ جسکی اسکو خبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ دو سال کے عرصہ سے خط وغیرہ بھی موقوف ہو گئے ہوں۔ اب عورت مذکورہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جواب ازروئے قرآن شریف و حدیث صحیح یا اقوال صحابہ سے ہو۔ راقم عاجز اللہ دتا خیاط۔

جواب نمبر ۵۔ یہ رسوم سب کی سب واہیات خرافات ہیں مگر نکاح تو ایک عقد عرفی کا نام ہے۔ پس جب مشرکوں کافروں اور یہودیوں۔ عیسائیوں کا بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ اور اسلام نے اس کو معتبر رکھا ہے۔ کیونکہ ایک عرفی عقد ہے۔ اسی طرح ان ناسمجھ مسلمانوں کا نکاح بھی درست ہے۔ اور دو سال کے مفقود الخبر کی بیوی کا نکاح ثانی درست نہیں۔

سوال نمبر ۶۔ زید نے اپنے بیٹے متبنے عمر کی شادی بکر کی لڑکی سے کرنی چاہی مگر بکر نے براہ دور اندیشی زید سے کہا۔ کہ تمہارا صلبی بیٹا نہیں ہے کہ تمہاری محبت اس سے اصلی بھی جاوے جب تک یہ تمہارے کاروبار میں محنت کر کے فائدہ دیکھاتا ہے تم بیٹا کہتے ہو۔ مبادا اس میں کوئی بدچلنی آ جاوے۔ یا ہماری لڑکی اور تم لوگوں میں نہ بنے یا اور کوئی حادثہ ایسا پیش ہو۔ کہ یہ دونوں تمہارے یہاں نہ رہیں۔ تو ہم اس لاوارث اور بے جائیداد لڑکے کا کیا کر سکتے ہیں۔ اس پر زید نے اقرار کیا۔ کہ اسکے مہر کا روپیہ ہم ادا کریں گے۔ خواہ کوئی صورت بھی بھلائی برائی کی ہو۔ اور اس شرط پر شادی ہونا قرار پایا ہے۔ چنانچہ اقرار کے مطابق بکر نے کچھ روپیہ مہر مقررہ میں سے قبل از نکاح زید سے لیا اور بقیہ روپیہ مہرانہ کا کاغذ بوقت نکاح روبرو حاضرین مجلس نکاح لکھا لیا اور گواہوں کے دستخط بھی ہوئے۔ چنانچہ کچھ مدت بعد اب وہی وقت آیا۔ کہ زید نے عمر بیٹے متبنے کو مع اوس کی بی بی منکوحہ مذکورہ کے نکال دیا۔ یا خود وہ دونوں کسی وجہ سے نکل گئے اور بکر و اس کی لڑکی نے بقیہ روپیہ مہرانہ جسکا کاغذ لکھا چکے ہیں۔ زید سے طلب کیا۔ اور زید نے دینے نہ دیا۔ پس عدالت میں نالش ہوئی۔ اب مطابق شرع کے زید پر عدالت ڈگری دے سکتی ہے یا نہیں؟ [illegible]

جواب نمبر ۶۔ زید چونکہ ضامن ہے اسلئے بحکم فرمان نبوی اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ (ضامن قرضدار ہے) زید پر ڈگری ہوگی۔

سوال نمبر ۷۔ انبیاء علیہم السلام کی روحیں کہاں رہتی ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ لیلۃ القدر میں جو فرشتے اور روح اترتے ہیں اوس روح سے کیا مراد ہے۔ **نمبر ۹**۔ محفل مولود میں جہاں قیام نہ ہوتا ہو۔ شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۷۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر صلحا کی روحیں عالم ارواح میں رہتی ہیں۔ جو خدا نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔

جواب نمبر ۸۔ لیلۃ القدر میں روح سے مراد جبرائیل ہے۔

جواب نمبر ۹۔ مجلس مولود جس میں خاص ذکر ولادت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا ہو۔ زمانہ صحابہ کرام میں دستور نہ تھا۔ ہاں اگر کوئی واعظ وعظ کے ضمن میں ولادت شریف کے صحیح صحیح واقعات بطور پند و نصیحت کے بیان کر دے تو کیا مضائقہ۔ پس جو مجلس خاص اسی غرض سے ہو کہ اس میں ولادت کے رطب و یابس ہی سنائے جائیں۔ اس میں شریک ہونا بھی اچھا نہیں۔ ایک تو اسلئے کہ ایسی مجالس کا دستور زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہ تھا۔ دوئم اسلئے کہ عموماً ایسی مجالس میں غلط روایات اور موضوعات بے اصل قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ سوئم اس لئے کہ عرفی مولودوں کی (جنمیں قیام وغیرہ بھی ہوتا ہے) ایک گونہ تائید ہے۔ ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں اسی طرح سے اس کی ابتدا ہوئی ہو۔

سوال نمبر ۱۰۔ تعویذ آیات قرآنی کا کسی مرض کیلئے باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ **جواب نمبر ۱۰**۔ آیات قرآنی کا تعویذ باندھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں کے گلوں میں آیات قرآنیہ لکھوا کر بندھوا دیتے تھے۔

انتخاب الاخبار

قبول اسلام ۔ ۲۴ اپریل کو لاہور پکھو داس و سفری مسمیان و کنھو و لچھمی جنکے نام اسلامی یہ ہیں ۔ عبدالغفور و عبدالکریم و عبدالرحیم مریم ۔ کریا ۔

قبول اسلام ۔ مندرجہ ذیل اشخاص نے دین اسلام قبول کیا

نمبر شمار	کفری نام	اسلامی نام	عمر
۱	بدھیا	مرتی	۲۵ ۔ برس
۲	برجیسیا	مریم	۲۷ "
۳	مکھیا	احمدی	۲۰ "
۴	بدھو	سکونہ	۱۸ "
۵	کستیا	نعیمن	۳۵ "
۶	درگی	کریمن	۲۴ "
۷	چھوٹا لڑکا	عبدالحق	۱۰ "
۸	بڑا لڑکا	محمد احمد	۷ "
۹	مدام	عبداللہ	۲۶ "
۱۰	گنیش لال	محمد عاشق	۲۸ "

اخبار انگلشمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تیس سے زیادہ جاپانی سوداگروں نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہے اور مسلمانان شنگہی نے لورپول کے مشہور وکیل مسٹر عبداللہ کوئیلم سے درخواست کی ہے ۔ کہ وہ مذہب اسلام پر چند چھوٹے چھوٹے رسالے تحریر کردیں جن کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا جائے گا ۔ اس زمانے میں جب کہ عیسائی اپنے دین کی اشاعت میں کروڑوں روپے کے صرف اور لاکھوں آدمیوں کی خدمات سے کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کا دین مبین سے غافل ہونا اور اپنے بھائیوں کی خبر نہ لینا سخت تاسف انگیز ہے چین میں ۳۰ و ۲ کروڑ کے درمیان مسلمان گنے جاتے ہیں ۔ مگر ہمیں ان کی کچھ اطلاع نہیں ۔ (وطن)

امیر صاحب کابل نے مرزا افضل احمد خاں کو ملا محمد عظیم متوفی کی جگہ بمبئی میں اپنا تجارتی ایجنٹ مقرر فرمایا ۔

موروی سینٹ پولیس نے مشہور ڈاکو بھوجا رنگا کو گرفتار کرلیا ہے جس نے ریاست موروی میں لوٹ مچا رکھی تھی ۔

اس وقت ہم تبت کیا تھے ۲ ہ ۳ مسلم توپیں ہیں ۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۲۷۰۹ طلباء پاس ہوئے ۔

گزشتہ منگل کو کلکتہ میں ایسی گرمی پڑی ۔ کہ چند گھوڑے بازار میں چلتے چلتے مر گئے ۔

لوئر برہما میں ایک مویشی کی بیماری سے جنگل کے تمام بڑے بڑے رقبوں کے ہرن ۔ بھینسے ۔ جنگلی سور ۔ ہاتھی وغیرہ معدوم ہوگئے ہیں ۔

کپتان ایچ ۔ ایم مور ریزیڈنٹ سرجن یورپین جنرل ہاسپٹل بمبئی طاعون سے انتقال کر گیا +

علی پور میں ایک نوجوان ایک ویران جھونپڑے میں مردہ پایا گیا ۔ ایک بہت بڑا چاقو اسکے پاس پڑا تھا ۔

ایک ہندو ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ دوم امتحان میں نوٹوں سے مدد لیتا ہوا پکڑا گیا ۔ اس کے درجے کو گھٹا کر انٹیسرا کر دیا گیا ۔

امیر صاحب کابل نے رعایا کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ ۴ بیویوں سے زیادہ عورتیں نہ کیا کریں امیر صاحب نے خود اپنی زائد بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور بموجب فرمان شاہی سردار عبدالقدوس خاں وزیر ۔ اور میر عطاء اللہ خاں نے ۲۰ بیویوں کو طلاق دی ہے ۔

شہر جالندھر کے ریلوے اسٹیشن پر ۲۹ مئی کی صبح کو ایک خوش پوش تعلیم یافتہ جنٹلمین ایک مسافر کی جیب کترتا ہوا پکڑا گیا ۔ اور ٹرین کے حرکت کرتے ہی پلیٹ فارم پر کود کر مر گیا +

امیر صاحب نے اپنی توجہ زراعت کی طرف بھی مبذول فرمائی ہے ۔ اور شمالی کوہستان کابل میں ہلدی اور ادرک کی کاشت کے تجربات کا حکم نافذ فرمایا ہے ۔

میر اکبر فرزند ملک خواص خاں آفریدی کو اس کے ایک خدمتگار رسید گل نامی نے نشانہ بندوق بنایا اور کوہ سفید میں جا چھپا ۔ امیر صاحب نے

ahmadimuslim.de

اس کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام مقرر فرمایا ہے

کرنیل ینگ ہسبنڈ نے ایک چٹھی تاشی لامہ کو بھیجی اور تبتی جنرل کو درخواست کی۔ کہ اسے لاسہ کو روانہ کرے مگر تبتی جنرل نے اسے ایک رقعہ کیساتھ لوٹا دیا۔ جس کا مطلب یہہ تھا۔ کہ میں اس چٹھی کو نہیں بھیج سکتا۔ آپ چینیوں کے توسل سے بھیجیں۔

گزشتہ اور سال حال میں امیر صاحب کابل نے اپنے اُس وظیفہ میں سے جو امیر عبدالرحمن خاں کی وفات سے لیکر گورنمنٹ ہند کے پاس جمع ہو رہا تھا۔ کچھ حصہ وصول کیا ہے۔

شیرانوالہ دروازہ (لاہور) میں ایک بڑھیا کا سکھ ملازم جو اس کا بڑا معتبر تھا اُسے قتل کرکے بھاگ گیا اور امرتسر میں پکڑا گیا۔

محلہ نمالال متصل چوک وزیرخاں میں ایک باپ نے اپنے بیٹے کی بغرض تنبیہ گوشمالی کی۔ جس سے وہ مر گیا۔ باپ زیر حراست پولیس ہے۔

شملہ کی نمائش اسپاں وسگاں میں لیڈی ایلجن کی آسٹریلین نسل کی گھوڑی اٹلانٹا نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

افغانستان میں سخت گناہ کی پاداش میں ہاتھ کاٹنے کی جو سزا مدت سے مروج تھی اُسے امیر حال نے منسوخ کردیا ہے علاوہ ازاں ہز ہائینس نے یہ حکم بھی نافذ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص ننھے ننھے پرندوں کا شکار نہ کرنے پائے۔

امسال بنگال کے امتحان انٹرنس میں ۲۷۶۹ طلبا پاس ہوئے جن میں صرف ۱۴۰ مسلمان تھے یعنی فقط ۵½ فیصدی کلکتہ مدرسہ کا نتیجہ بہت عمدہ رہا۔ اس کے ۱۸ امیدواروں میں سے جو شریک امتحان ہوئے تھے۔ ۱۶ کامیاب نکلے۔ کلکتہ مدرسہ مسلمانان بنگال کا مشہور دارالعلوم ہے لہذا اوسکی ترقی سے تمام مسلمانوں کو عموماً اور مسلمانان بنگال کو خصوصاً خوشی ہونی چاہیے۔

اللوا کو بعض مصری حجاج کی زبانی پتہ لگا ہے۔ کہ سید محمد المہدی شیخ جغبوب مرافش نے اپنے سفر حج میں ۲۰ ہزار گنی سے زیادہ کی رقم راہ مولیٰ میں خرچ کی۔ حجاج عموماً ان کے حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ اور سرزمین حجاز میں ان کی سخاوت کا شہرہ ہے [illegible]

امیر صاحب کابل نے نزبان خاں صاحب کو خلیفہ دیگر ہندوستان بھیجا ہے کابل میں ایک

مجربات ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی مولد خون ہیں معدہ کا ضعف مرض مرد کی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت دینے کے سوا آسمون بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل عہ۔ تین بوتل صہ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

تقویت النسا۔ حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان قے بیخوابی۔ اسہال پیچش اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جس کے باعث علاوہ گوناگوں تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف بیخطا دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۴ اونس سے روپیہ ۲ اونس صہ۔ **طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں سے یا عدم اولاد کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بیضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (ستے) **دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی۔ بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑی عرصہ کی ہو۔ تو صرف پوڑیہ عہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عالہ۔ **جوہر ہاضمہ**۔ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہونگے قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ **آتشک کی دوائی**۔ بغیر منہ آنے کے صحت ہوتی ہے قیمت سے مرہم عہ۔ **سفوف دافع جریان** قیمت ۲۱ خوراک عہ۔ **دافع سوزاک** خواہ کیسا ہی پرانا ہو ہفتہ عشرہ میں دور قیمت عہ

المشتہر **حکیم محمد ابراہیم چشتی** مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

کہ مولوی صاحب ان شرائط سے قرآن مجید کو مطابق کریں میرے نزدیک مطابق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں بعض شرائط کو جو غالباً نمبر ۲ و ۳ ہیں۔ تسلیم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ باقی شرائط کی نسبت ماسٹر صاحب صاف صاف یہ بتائیں۔ کہ یہ تعریف وید میں درج ہیں یا نہیں۔ اگر وید میں نہیں۔ تو اقرار کرنا ہوگا۔ اور اگر ہے تو اول اپنے وید سے مدلل یہ دلائل کریں۔ اوسپر میں اعتراض کرونگا۔ یا تسلیم کرونگا بحالت اعتراض اون کے عقلی دلائل سننے کیلئے طیار ہوں اور انکو چاہئے کہ وہ اول اپنے دعوے کے موافق اپنی پیش کردہ تعریف الہام سے وید کو چسپاں کرکے دکھلائیں۔ قرآن شریف پر اسوقت اونکو حملہ کرنیکا حق حاصل نہیں ہے کیا وہ اپنا کام مجھسے لینا چاہتے ہیں۔ جب میں الہام کی تعریف بیان کرونگا۔ تو مجھپر واجب ہوگا۔ کہ میں قرآن شریف کو اوس کے مطابق کرکے دکھلاؤں۔

اس میں شک نہیں کہ مباحثہ بڑی سنجیدگی سے شروع ہوا تہا۔ اگر مناظر بحث کے اندر قائم رہتا۔ اور فضول دلائل خارج از بحث اور اُس میں شامل نہوجاتے۔ تو یقیناً نہایت آسانی سے بہت جلد جلد امور مابہ البحث طے ہوتے چلے جاتے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی لفظی اور غیر ضروری بحثیں اور دخل در معقول اعتراضات شامل ہوتے چلے گئے اور گفتگو اصل بحث سے دور ہوگئی مثلاً ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے بجائے صحیح علم کے صرف علم تسلیم کیا۔ اور بجائے دل میں انکشاف ہونے کے صرف انکشاف کا لفظ استعمال کیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ محض علم اوس مفہوم کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ غیر صحیح علم کا نام جہل ہے۔ اور انکشاف کے لفظ کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ فعل صرف عقل ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے دل کا لفظ غیر ضروری ہے۔ غرض اسی طرح سے تقریروں میں بیجا طوالت ہوئی اور اصل بحث کے جواب نظر انداز ہوتے چلے گئے یا غیر کافی دئے گئے اور اُس کیساتھ ہی اعتراضات دور از کار شامل کرلئے گئے جیسا کہ ہمنے اوپر بطور نمونہ کے دکھلایا ہے۔

مولوی صاحب نے اُن کے دعوے الہام اور اُس کی تعریف کی بناپر اعتراض پیش کئے۔ کہ نیوگ کا مسئلہ آپ کے وید میں بالکل خلاف عقل ہے۔ جس میں ایک شوہردار عورت باجازت اپنے شوہر کے ایک غیر شخص سے نطفہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور وہ نیوگی بچہ جائز وارث اور شریک خاندان شوہر ہوتا ہے چونکہ یہ خلاف عقل ہے۔ تو وید آپ کی تعریف کے موافق کسی طرح الہامی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش کی شرط نمبر ۳ کی بابت کہا گیا۔ کہ رگ وید منتر ۲ کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لائق فائق گذر چکے ہیں اور الیشور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جسوقت یہ منتر بندوں کو سنایا گیا۔ اوس سے پیشتر بہت سے بندے گذر چکے ہیں۔ پس آپ کی تعریف کے موافق وید الہامی کتاب نہیں ہوسکتی۔

شرط نمبر ۴ مستحقین الہام کی نسبت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جن لوگوں پر وید نازل ہوا۔ آپ اُن کے نام اور حالات ظاہر کیجیو تاکہ اُن کا استحقاق ثابت ہو۔ جبتک یہ ثابت نہ ہوگا۔ وید الہامی کتاب ثابت نہیں ہوسکتی۔

اس قسم کے اعتراضوں پر ماسٹر صاحب نے جوابات دیئے جو بطور نمونہ درج ہیں مثلاً نیوگ کے مسئلہ کے جواب میں متعہ کا مسئلہ پیش کیا۔ جسپر کہا گیا۔ کہ اول تو یہ مسئلہ قرآن شریف میں موجود نہیں محمدیوں میں مسئلہ مختلفین قرآن شریف کی آیۃ موجود ہے دوم یہ مسئلہ اختلافی ہے سوم یہ نیوگ کی نظیر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نیوگ شوہردار عورت کے متعلق ہے۔ اور اس لئے وہ خلاف عقل ہے اور متعہ غیر شوہردار عورت کے ساتھہ تعلق رکھتا ہے پس اس کا اس کا مقابلہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔

ابتدائے آفرنیش میں الہام ہونے کی شرط پر ماسٹر صاحبنے اس ترجمہ کو تسلیم نہیں کیا جسپر مولوی صاحب نے خود اونہیں کا ترجمہ پیش کیا۔ جسکا بھی یہی مطلب تہا۔ لیکن ماسٹر صاحب نے اوس کی تاویلات کی اور کوئی شافی جواب نہیں دیا۔

مستحقین الہام کے حالات ماسٹر صاحب نے غیر ضروری بتائے جو

ahmadimuslim.de

خلاصہ یہ ہے کہ آخر جلسہ تک یہ بات دیکھی گئی۔ کہ ضمنی اعتراضات اور سوالات کے جوابات کیساتھ مولوی صاحب نے اصل اعتراضات کو بار بار دہرایا۔ اور توجہ دلائی۔ لیکن سوائے طوالت بحث کے کوئی شافی جواب آخر تک نہیں ملا۔ حتی کہ تعریف الہام کے دو حصہ شرائط پر قطعی بحث کی نوبت نہ آسکی۔

اب ہم بعض وہ اعتراضات اور جوابات فریقین کے قلمبند کرتے ہیں جنہیں قریب قریب مباحثہ کے دس روز بعد شائع ہوئے جسکا نتیجہ ناظرین خود نکال سکتے ہیں مثلاً ماسٹر صاحب کے اعتراضات حسب ذیل۔

(۱) عبادت میں بجز خدا کے کسی بندہ کا ذکر نہ آنا چاہئے جیسا کہ نماز میں حضرت محمد صاحب کا نام آتا ہے۔

جواب:۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نماز میں پرستش کے طور پر نہیں لیا جاتا بلکہ نماز میں اس کا اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مثل اوروں کے بندے ہیں اور رسول بھی ہیں۔ نماز میں سراسر خدا کی وحدانیت اور معبودیت ظاہر کیجاتی ہے ابتدا الحمد سے ہے جس میں سراسر خدا کی توحید اور اپنی عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح برابر رکوع اور سجود میں خدا کی تسبیح اور عظمت بیان کی جاتی ہے۔ آخر میں رسول کی عبودیت اور رسالت کے اقرار کے ساتھ اون پر رحمت کی دعا کی جاتی ہے۔ جو ایک ہادی اور محسن کیلئے شایاں ہے اور یہ احتیاط اسلام میں اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ قبل ازیں بعض امتوں نے اپنے نبیوں کو معبود قرار دے لیا۔ اور خدائی کے درجہ پر پہنچا دیا۔ جس کی زندہ مثال عیسائی اور یہودی موجود ہیں۔ اور خود ہندو اپنے بھگتوں کی مورتیں بنا کر پوجتے ہیں۔ عبادت میں یہ لازم کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے نبی مثل اور بندوں کے ہیں۔ اس عمل سے خدا کی توحید اور معبودیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ کبھی نبی کا درجہ عبدیت سے بڑھ سکتا ہے۔ جو غلطی اور امتوں سے سرزد ہوئی اس کا اسلام نے بڑی خوبی سے ہمیشہ کیلئے انسداد کر دیا۔ آپ کے یہاں چاروں رشیوں کو عبادت میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور ان سے طرح طرح کی استدعا کے لئے اشلوک موجود ہیں اور ہمارے یہاں نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کہا جاتا ہے یعنے صرف تجھی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن ماسٹر صاحب نے آخر تک اس سوال کو قائم رکھا۔ کہ عبادت میں بندہ کا نام نہ آنا چاہئے۔ اور یہ مردم پرستی ہے حالانکہ نماز میں رسول کی عبدیت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ معبودیت۔

(۲) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق زمین کس طرح گواہی دے گی؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ تمام قدرتی طاقتوں کو عقل انسانی نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تاہم اس کی مثال فونوگراف موجود ہے جو بالکل بیجان شئے ہے اور اجزائے ارضی سے بنا ہوا ہے اور وہ ہماری گفتگوئیں کو ہو بہو بیان کر دیتا ہے۔ پس خدا کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ کہ اوس نے اپنی طاقتیں مخفی رکھی ہیں اور ان کے ذریعہ سے تمام امور کا اظہار ہو جاوے۔ ماسٹر صاحب نے اس پر اعتراض کیا کہ فونوگراف اوسوقت تک کوئی آواز نہیں دیتا۔ جبتک کوئی اسکا چلانیوالا نہ ہو۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا چلانے والا تو ایک ضعیف البنیان انسان ہوتا ہے اور زمین کا چلانیوالا جبکہ خدا قادر مطلق کی اعلی طاقت ہو۔ تو کیونکر زمین کا گواہی دینا ممکن خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس جواب پر ماسٹر صاحب نے یہ اعتراض جمایا۔ کہ زمین اب کیوں نہیں بولتی۔ جواب دیا گیا۔ کہ فونوگراف بھی اپنے آپ نہیں بولتا رہتا۔ جب تک کہ اس کا چلانیوالا نہ چاہے۔ اور اسکو حرکت نہ دے۔ لیکن یہ اعتراض بھی آخر تک شمار نہیں کیا گیا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آسمان کا جبکہ وجود ہی نہیں تو اس کا پھٹنا کس طرح قابل یقین ہو سکتا ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جو شئے آنکھ سے نظر آتی ہے اور وقت نظر سے غائب نہیں ہوتی اور اسکا عکس برابر آئینہ اور پانی میں دکھلائی دیتا ہے۔ آپ اوس کے وجود سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اگر معدوم ہے۔ تو عکس کس چیز کا پڑتا ہے آپ اس کا معدوم ہونا دکھلائیں۔ اوسوقت اعتراض کریں۔ آفتاب کا

ahmadimuslim.de

عدم اگر کوئی شخص دلیل سے ثابت کرے تو کون عقلمند اس بات کو مان سکتا ہے۔ ماسٹر صاحب دلیل مشاہدہ کی کوئی تردید نہیں کر سکے۔ جب آسمان کے عدم پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اُس کا وجود ظاہر ہے۔ تو اوس کا ہٹنا ممکن ہے۔ اگر اوس کا پھٹ جانا آپ خلافِ عقل سمجھتے ہیں۔ تو آپ کے یہاں جو جوان جوان اُگتی اور وادیوشی وغیرہ زمین سے گاجر مولی کی طرح نکلیں گے۔ تو اوسوقت میں بھی دکھا دونگا۔ کہ آسمان اس طرح پھٹتا ہے بشرطیکہ آپ صاحب کے پاس موجود ہوں لیکن یہ سوال بھی آخر تک قائم رہا۔

(۷) ماسٹر صاحب نے گوشت خواری پر اعتراض فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان بکری اور بھیڑ نرم نرم جانور کو کھاتے ہیں۔ اور شیر وسور وغیرہ کو نہیں کھاتے۔ جو زراعت وغیرہ کو خراب کرتے ہیں اور درندہ ہیں۔ اگر ان پر بھی بہادری دکھلاتے تو مخلوق کو بھی فائدہ پہنچتا۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جیو جیو سب یکساں ہیں آریہ اوسوقت اعتراض کرنے کے مستحق ہیں۔ جب کسی جیو کی بھی وہ ہتیا نہ کریں حالانکہ پانی میں ہزارہا جیو ہیں ہوا میں بیشمار جیو ہیں۔ اور ہزارہا قسم کے جیو ہیں۔ جنکو آریہ صاحبان کھاتے پیتے اور مارتے ہیں مثلاً جب گئو ماتا کے زخم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو آپ ڈاکٹری صاحب کی خوشامد کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی دوا لگائیں کہ ان کیڑوں کو ہم مار دیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔ کہ ایک جان کے لئے ہزارہا جانوں کا نقصان کیا جائے۔ پس آریہ صاحبان کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ اور اگر درندوں نقصان رساں جانوروں کو بوجہ اُن کی ضرر رسانی کے مارنا اور کھانا جائز ہے اور ہم گزندوں ہی پر بہادری دکھلاتے ہیں۔ تو اس کمی کو ہمارے بھائی آریہ صاحبوں کو پورا کرنا چاہئے۔ اور بڑے بہادروں میں نام لکھوائیں۔ اور اگر ہم اس کے مستحق نہیں ہیں۔ تو آپ اُن گائو کے دودھ کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں۔ جو محض غریب بچھیا کے لئے قدرت نے پیدا کیا ہے۔ اوس بچھیا کی گردن مضبوط رسی سے جکڑی جاتی ہے۔ اور اسکو بیدردی سے گھسیٹا جاتا ہے۔ کہ وہ دودھ نہ پی سکے اور اسطرح نہایت بیرحمی اور ظالمانہ برتاو سے اوسکو اُس کے قدرتی حق سے محروم کیا جاتا ہے اور خود بالمقصود سے منہ اُٹھاتے ہیں۔ دراصل خداوند تعالی نے دنیا میں سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اوسکو اختیار ہو کہ جس مصرف میں جسکو مناسب سمجھے لائے۔ اور جن چیزوں سے طبیب حاذق اوسکو منع کرے اون سے پرہیز کرے چونکہ خداوند تعالی حکیم مطلق ہے۔ اس لئے جن چیزوں سے اوس نے اپنے رسول مقبول کی معرفت ہمکو منع کیا۔ اوس میں ضرور ہمارے لئے کوئی حکمت ہے۔ اور اُس سے ہمکو پرہیز لازمی ہے"

ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ گوشت خواری سے عقل اور ذہن کو نقصان پہنچتا ہے۔ گوشت خوار لوگ ایجاد نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں نے گوشت نہیں کھایا۔ دنیا میں اونھوں نے بہت ایجادیں کیں ہیں جیسے کہ افلاطون۔ سقراط۔ بقراط وغیرہ۔ اور پھر فونوگراف جسکا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا۔ ایک مہابھگتی سے یعنے ایک بقولات خور کی ایجاد ہے۔

نوٹ۔ سقراط کا رسالہ تو خود گوشتوں کی تعریف میں موجود ہے معلوم ماسٹر صاحب نے سقراط کا نام کیوں شامل کر دیا۔ (اڈیٹر)

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ گوشت ایک غذا ہے اور ماسٹر صاحب کا یہ کہنا کسی طرح ٹھیک نہیں کہ گوشت خوروں میں قوت ایجاد نہیں ہوتی دیکھو تمام یورپ اور امریکہ عموماً گوشت خوار ہے۔ اور اُن کی تمام ایجادیں دنیا کے پیش نظر ہیں۔ اور اس بات کی زندہ شہادت ہیں۔ کہ گوشت خوری مانع ایجاد نہیں اور ویجیٹیرین کی تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اون کے سالانہ جلسہ میں لنڈن جیسے بڑے شہر میں صرف چھیاسی روپیہ چندہ ہوا تھا۔

پس ظاہر ہے کہ یہ تمام ایجادیں بقولات خوروں کی نہیں ہیں اور نہ تمام بقولات خور موجد ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اس کا کوئی جواب شافی نہیں دیا۔ لیکن سوال آخر تک قائم رہا۔

(۸) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ انسان ہر کام صرف اپنی محدود عمر میں زیادہ سے زیادہ سو برس تک کرتا ہے۔ آپ کے

---

[1] تارکین گوشت

ahmadimuslim.de

یہاں اُس کی سزا میں دوزخ کے اندر ہمیشہ کے لئے رہیگا - یہ کیا
انصاف ہے - زیادہ سے زیادہ سو (۱۰۰) برس تک سزا کا مستحق ہو سکتا ہے
مولوی صاحب نے جواب دیا - آریہ دھرم ... میں لکھا ہے - کہ جو شخص
و آتما نیک عمل کرتا ہے - وہ پھر تناسخ کے چکر میں نہیں آتی یعنے
ہمیشہ کے لئے مکتی ہو جاتی ہے - اس کے کیا معنی کہ اوس نے اپنی
محدود عمر تک نیک کام کئے - اور ابد الاباد تک نجات اور آرام دیا گیا
کیا آپ کے نزدیک اُن مجرموں کو جو فرض کیجئے - زنا یا اغلام
یا قتل کے مرتکب ہوتے ہیں اور اون کا یہ فعل چند منٹ کے لئے
محدود ہوتا ہے - اون کو اسیقدر منٹ تک قید خانہ میں رکھنا چاہئیے
مثلاً گورنمنٹ انگریزی یا اور گورنمنٹیں دس دس برس اور دائم الحبس
کی سزائیں ایسے جرموں میں دیتی ہیں - یہ سراسر ناانصافی اور بیوقوفی
پر مبنی ہے - کیا ایک شخص جس سے دس یا پانچ منٹ زنا کا جرم سرزد
ہوا - اوس کو دس منٹ سے زیادہ سزا دینا جبر و تعدی ہے - اگر یہی
آپ کا انصاف اور عقل ہے - تو کیا کہنے ہیں - اور کیا اچھا
اعتراض ہے جسے کوئی بھی آپکے سوائے ایک منٹ کیلئے تسلیم
نہیں کر سکتا -

(۶) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ آپ کے یہاں جزائے اعمال نیک
جنت ہے - اور جنت کی یہ حقیقت ہے کہ جس میں تمام نفسانی خواہشات
کے اسباب مہیا ہیں - ایک ایک جنتی کے لئے ستر ستر حوریں ہونگی
تو ایک ایک حور کیلئے ستر ستر آدمی ہونے چاہئیں پینے کیلئے شراب
ہوگی - حالانکہ دنیا میں شراب حرام ہے - یہاں کا خدا اَور ہے
اور وہاں کا اور ہے وغیرہ وغیرہ - اور ہمارے یہاں خدا سے وصل
ہو جانا نیک اعمال کا بدلہ ہے - جو روحانی خوشی کا باعث ہے -
مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ستر حوروں کا ثبوت قرآن شریف
سے دیجئے - کیونکہ اس وقت مقابلہ وید اور قرآن مجید سے ہے اور
ہمارے یہاں سب سے بڑی نعمت جسکا کلام مجید میں ذکر آیا ہے - جو
جنتیوں کو دی جاوے گی وہ اللہ جل شانہ کی رضامندی ہے - جو
محض روح ہی سے تعلق رکھتی ہے - اور وصل سے کہیں بڑھ کر ہے
پس یہ کہنا غلط ہے - کہ محض نفسانی خواہشیں پورا کرنیکا نام بہلدی

یہاں نجات ہے - بہشت میں اون لذتوں کا ہونا اس لئے ہے
کہ دنیا میں نیک اعمال میں جو تعلق جسم اور روح میں رہا ہے اور اون کو
راحت و شادمانی کے جو ذریعہ ہیں - وہاں کے آرام و خوشی میں
بھی اس تعلق کا لحاظ رکھا گیا ہے - کیونکہ رضوان الٰہی تو محض روح
کے لئے ہے - باقی نعماء جنت جنکو ماسٹر صاحب نفسانی خواہشوں
سے تعبیر فرمایا ہے - جسم کے لئے ہیں - کیونکہ جسم کا قصور
ہے - کہ وہ نعمائے جنت سے محروم رکھا جائے -
اور شراب جنت - وہ شراب نہیں ہے جو ماسٹر صاحب
سمجھے ہیں - شراب عربی لفظ ہے - عرب میں ہر پینے کی چیز کو شراب
کہتے ہیں اور کلام مجید میں وہاں کی شراب کی تعریف کر دی
ہے (لا فیہا لغو الخ) یعنے نہ اُس میں کوئی نشہ ہوگا - نہ
اُس کے پینے والے متوالے ہوں گے - پس شراب جس وجہ سے حرام
ہے - جب وہ وجہ نہ رہی تو اسلئے وہ حرام بھی نہ رہی -
البتہ آپ کے یہاں نیک اعمال کی جزا بذریعہ تناسخ دنیا کی عیش و
آرام اور نفسانی خواہشات کا پورا ہونا اور دولت مندی ہے آپ
کے عقیدہ میں البتہ لکھنؤ اور بنارس کی رنڈیوں کی روحوں کو
پچھلے جنم کے اعمال صالحہ کی یہ جزا ملی ہے کہ جسکے باعث وہ ریشمی
لباس اور زیور و جواہرات سے آراستہ ہو کر (جن کا ذکر وید میں ہے)
اپنے عشاق کو گرویدہ کرتی ہیں اور رات دن عیش و نشاط میں بسر
کرتی ہیں - کیا اعمال صالحہ کا یہی پھل ہونا چاہئیے - کہ جو تمام برائیوں
کی جڑ ہے -
ماسٹر صاحب نے تناسخ سے گریز کر کے یوں فرمایا - کہ واہ مولوی
صاحب لکھنؤ کی رنڈیوں کی آپنے بہت اچھی نظیر دی - جو آپکے
بہشت کے سامانوں میں سے ہے - اور اس جواب کے بھروسہ
پر بھی اپنا اعتراض آخر تک قائم رکھا -

(۷) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ بنی نوع انسان میں عورتوں
اور مردوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں - دونوں کو برابر
آزادی دی جائے اس کے کیا معنے ہیں - کہ مرد تو آزادانہ
طور سے اپنی زندگی بسر کریں - اور کھلم کھلا سب جگہ پھریں -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مہم تبت میں پانچ ہزار فوج شامل ہے - ڈیڑھ ہزار فوج گیانسے پر پیشقدمی کرے گی -

مہم تبت کو حصار کے روز آگے بڑھنا تھا - جنرل مکڈانلڈ خود کمان پر ہیں -

تبتی سخت مقابلے پہ تھے چیان کو سرنگ سے اڑا دیا - اس پر بھی تبتی خوف زدہ نہ تھے -

بندرگاہ کراچی کے مال گودام کو وسعت دینے کی تجویز درپیش ہے -

گورنمنٹ ہند ستمبر آئندہ میں ایک تجارتی مشن ایران کو بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے -

رنگون میں ایک مس نے جو ہوٹل میں مقیم تھی چھت میں رسا لٹکا کر خودکشی کر لی -

بڑودہ کے جینیوں کی درخواست پر گائیکواڑ بڑودہ نے ان اشیاء کا محصول معاف کر دیا ہے - جو آئندہ جین کانفرنس کے لئے بیرونجات سے شہر میں لائی جائے گی -

امسال بنگلور میں بھی طاعون کے پھیل جانیکا اندیشہ ہے چنانچہ ایک کیس اوٹکمنڈ میں اور دو الیکشور میں ہوئے ہیں -

سناتن دہرم سبھا لاہور کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۴ جون سے شروع ہو کر ۲۷ تک ہوتا رہا - آریہ سماجیو! کہاں ہو؟

امیر صاحب کابل نے افغانستان اور ترکستان کے ملحقہ حفاظتی قلعوں کو مضبوط کرنیکا ارادہ کیا ہے -

عدن کو طاعون سے آزاد قرار دیا گیا ہے -

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے - کہ ۲۷ جون کی خونریز لڑائی کے بعد افواج تلوکشن نے ایک بہت بڑی روسی فوج کو شکست دے کر درہ فنشولنگ پر قبضہ کر لیا ہے -

سینٹ پیٹرزبرگ میں یقین کیا جاتا ہے - کہ تشیاؤ کے نواح میں جنگ اٹل ہے - جہاں روسی فوجیں مقابلے کے لئے جمع ہیں -

مسٹر راچندر آئر چیف جج میسور ہائیکورٹ نے سنسکرت زبان کی ترقی تعلیم اور کتب خانہ کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا ہے (عربی کے شائقینو! سنتے ہو؟)

کوہاٹ میں گورنمنٹ ایک قطعہ زمین اس غرض سے لینے والی ہے - کہ سرحدی قبائل کے بزرگوں کے واسطے ایک پولیٹیکل سرائے بنائی جاوے -

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ برابر ہوتا رہا -

سالگرہ ملک معظم کی مبارک تقریب پر مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کو شمس العلماء کا خطاب ملا -

سلطان المعظم نے ایک فرمان کے ذریعہ آرمینین عورتوں کو سرخ کپڑے پہننے کی ممانعت کی ہے - کیونکہ ان کے ملک کے ضلع ساسون میں یہ خونریزی کی علامت سمجھی جاتی ہے -

فورمن کرسچن کالج لاہور کے نیوٹن ہال میں مسلمانوں کے بورڈنگ کے پاس ایک مسجد بنانے کی تجویز ہے - اس کے لئے بعض زندہ دل نوجوان بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کر رہے ہیں (نمازی بھی چندہ دہندوں سے لائیں گے یا خود تکلیف گوارا کریں گے ؟)

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر ہوا ہے - اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (کیوں؟ عمدہ عشق)

جمعہ گذشتہ کو مری کے ایک ہوٹل میں کوئی شخص جو بعد میں تاجر و سیاح معلوم ہوا - رات بھر خوب مینوشی کرتا رہا - اور جب نشہ میں بالکل مدہوش ہو گیا - تو استرے سے اپنا گلا کاٹ لیا - خون کی ندی سی بہنے لگی - لوگوں کو پتہ لگا - ڈاکٹر اور ہوٹل کا مینیجر گئے تو اسے تڑپتا پایا - گو اتوار تک زندہ اور ہوش میں تھا - لیکن ڈاکٹر نے کہہ دیا ہے کہ بچیگا نہیں - (مینوشو! سنتے ہو؟)

امیر صاحب کا خیال ہے کہ ایک قلعہ سنگچپاولی ٹوکہ میں بنائیں اور ایک قندہار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں - ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں -

ahmadimuslim.de

شریف مکہ کے صاحبزادہ کو دولت ایران سے تمغہ شیر و خورشید ملا ہے۔ اور باب عالی نے وقت ضرورت اسکے استعمال کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ (ایرانی حاجیوں کی خاطر کی ہوگی)

حکومت عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ جملہ معلمین کی تنخواہیں اضافہ کیا جاوے اور تنخواہ کی شرح فی گھنٹہ مقرر کی جائے (کیا فائدہ؟)

مشہد میں پچھلے مہینہ بڑی بھاری اور عجیب ژالہ باری ہوئی۔ جو صرف پندرہ منٹ رہی۔ لیکن اُس سے شہر کے درخت ہائے میوہ جات کا نقصان عظیم ہوا۔ میووں کا قریباً ۳/۴ حصہ بالکل تباہ ہو گیا۔ خربوزہ اور خشخاش کو سخت ضرر پہنچا۔ بعض اولے بعض چھوٹی نارنگی کے برابر تھے۔ اور اُن کا وزن ۲ ½ اونس تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ اولوں میں سوا سوا تولہ وزن کے کنکر بھی تھے۔

نینی تال کی چھاؤنی روہیلکھنڈ سے اودھ میں منتقل کر دی گئی ہے جس سے بریلی کا نقصان اور لکھنؤ کا فائدہ ہوگا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ جون کی طاعونی رپورٹ سے اس عارضہ میں نمایاں کمی معلوم ہوئی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کل ہندوستان میں صرف ۲۰۸۳ موتیں ہوئیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کے ۵۹۲۹ اموات کے۔ ایں تفصیل پنجاب ۱۸۲۵۔ اضلاع بمبئی ۲۳۴۔ ریاست میسور ۲۶۲ اضلاع بنگال ۲۷۔ صوبجات متحدہ ۴۰۔ اور کشمیر میں صرف ۱۸ کیا آجکل دنیا کے باشندے مرزا صاحب قادیانی سے بیعت حاصل کر لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو کمی کیوں ہوئی؟ اسکا جواب قادیانی دینگے؟

پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے باہر ۲۳ جون گذشتہ کو جمعرات کے دن روسی اور جاپانی جنگی جہازوں کے بیڑوں میں ایک اور بحری لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں روسیوں کو شکست ہوئی اور اُن کے چار جنگی جہازوں کا نقصان ہوا۔

جاپانیوں نے روسیوں کا ایک اول درجہ کا جہاز پرسویٹ کی قسم کا بیکار کرکے غرق کر دیا۔ اور ۳ جنگی جہاز اور جنمیں سے ایک تو اول درجہ کا جہاز سیواسٹوپول کی قسم کا تھا اور ایک دوسرا کروزر تھا۔ بیکار کر دئے۔

مرزا قادیانی کے مقدمہ گورداسپور کی تاریخ ۹ جولائی مقرر ہوئی ہے

مجرب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں پھر بھی جو اُن کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دفعہ میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان جرقت انزال رقت سلسل البول۔ تقطیر البول لقوہ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ تجزیہ و تپہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ تجزیہ و تپہ وغیرہ بخارات کیلئے اسکے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے اُن لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہوچکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے شل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس عہ

جوہر مصفے خون فی شیشی خورد عہ کلاں ۱؎ فسادات خون تر و خشک خارش۔ خنازیر بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اس کا استعمال کرنا ضروری ہے:۔

بال اڑانیکا تیل پانچ منٹ میں میدان صفاچٹ شیشی خورد ۸ شیشی کلاں ۱؎

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث آمرتسر میں چھپا